السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام شرع دین متین اس مسئلے میں کہ اگر کوئی صاحب اپنے نکاح کے وقت مہر میں مبلغ بیس ہزار روپے دینا چاہتا ہے اور لڑکی والے ساتھ یہ شرط رکھیں کہ شادی کے بعد جب بھی اللہ رب العالمین آپ کو استطاعت دے تو لڑکی کو پانچ تولہ سونا بنا کر دیں گے۔ کیا یہ شرط از روئے قرآن وسنت صحیح ہے یا غلط ہے؟ مفصل جواب سے مطلع فرمائیں۔ (محمد نسیم سلفی پشاور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ہے کہ مدین والے (نیک شخص) نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا:

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ

"(میں چاہتا ہوں کہ دو بچیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں۔ بشرطیکہ تم آٹھ سال میری خدمت کرو۔ (القصص:27"

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ لڑکی کے ولی کو نکاح کی شرائط کا اختیار حاصل ہے۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا جُناحَ عَلَيكُم فيما تَرٰضَيتُم بِهِ مِن بَعدِ الفَريضَةِ ... ٢٤ ... سورة النساء

"(اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس میں جس پر تم مقرر کئے ہوئے حق مہر کے بعد باہم راضی ہوجاؤ۔" (النساء24"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن أحق الشروط أن توفوا به ما استحللتم به الفروج"

"(تم پر یہ ضروری ہے کہ وہ شرطیں پوری کرو۔ جن کے ساتھ تم نے نکاح کئے ہیں۔" (صحیح بخاری 5151 باب الشروط فی النکاح"

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ نکاح میں جائز شرطیں قائم کرنا جائز ہے اور امام بخاری رحمة اللہ علیہ کی تبویب بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ سوال۔ مذکور کی شرط میرے علم کے مطابق نہ کسی آیت کے خلاف ہے اور نہ کسی حدیث کے خلاف ہے لہذا قرآن وحدیث کی روسے بالکل جائز ہے۔ یہ علیحدہ مسئلہ ہے کہ شادی کرنے والے مرد یا اس کے رشتہ داروں اور دوستوں کو یہ شرط منظور ہے یا نہیں؟ اور اگر منظور نہیں تو ہو سکتا ہے کہ نکاح ہی نہ رہ جائے۔ بہتر یہ ہے کہ فریقین آپس میں صلح صفائی سے معاملہ طے کرلیں اور اسی میں خیر ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ (4/اپریل 2011ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد3۔ نکاح وطلاق کے مسائل-صفحہ160

محدث فتویٰ